66176 ـ كيا اگر كوئى شخص اكيلا ہى رمضان كا چاند ديكھے تو اس كے ليے روزہ ركھنا لازم ہے ؟

سوال

اگر ايك شخص اكيلا ہى رمضان المبارك كا چاند ديكھے تو كيا اس پر روزہ ركھنا ضرورى ہے، اگر ايسا ہى ہے تو اس كى دليل كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر كوئى شخص اكيلا رمضان المبارك يا شوال كا چاند ديكھے اور قاضى يا علاقے كے لوگوں كو چاند نظر آنے كى خبر دے اور لوگ اس كى گواہى قبول نہ كريں، تو كيا وہ اكيلا روزہ ركھے، يا جب لوگ روزہ ركھيں تو وہ بھى ان كے ساتھ ہى روزہ ركھے ؟

اس ميں اہل علم كے تين اقوال ہيں:

پہلا قول:

دو مقام پر وہ اپنى رؤيت پر عمل كرےگا، چنانچہ مہينہ كى ابتدا ميں روزہ ركھے، اور آخر ميں اكيلا ہى روزہ ترك كرے، امام شافعى رحمہ اللہ كا مسلك يہى ہے.

ليكن وہ ايسا سرى اورخفيہ طور پر كرے، تا كہ لوگوں كى مخالفت كا اظہار نہ ہو، اور لوگ اس كے بارہ ميں غلط گمان نہ كرنے لگيں، كہ لوگوں نے روزہ ركھا ہو اور يہ بغير روزے سے ہو.

دوسرا قول:

مہنيہ كى ابتدا ميں تو وہ اپنى رؤيت پر اكيلا ہى عمل كرتا ہوا روزہ ركھے، ليكن مہينہ كے آخر ميں اپنى رؤيت پر اكيلا عمل نہ كرے، بلكہ لوگوں كے ساتھ ہى روزہ چھوڑے اورعيد منائے.

جمہور علماء كرام جن ميں امام ابو حنيفہ، امام مالك، امام احمد رحمہم اللہ جميعا شامل ہيں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى نے بھى يہى قول اختيار كرتے ہوئے كہا ہے:

یہ احتیاط کے اعتبار سے ہے، چنانچہ اس طرح ہم روزہ رکھنےاور عید الفطر منانے میں احتیاط کرینگے، اس لیے ہم روزہ رکھنے میں اسے روزہ رکھنے کا کہینگے، اور عید کے بارہ میں ہم کہینگے کہ روزہ ترک نہ کرو بلکہ روزہ رکھو "

ماخوذ از: شرح الممتع (6 / 330).

تیسرا قول:

دونوں مقام پر وہ اپنی رؤیت پر عمل نہیں کریگا، چنانچہ وہ روزہ لوگوں کے ساتھ ہی رکھے، اور لوگوں کے ساتھ ہی عید الفطر منائے.

امام احمد رحمہ اللہ ایك روایت میں اس قول کی طرف مائل ہیں، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے، اور اس کے لیے بہت سے دلائل سے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے:

سوم: وہ لوگوں کے ساتھ ہی روزہ رکھے، اور لوگوں کے ساتھ عید منائے یہ سب اقوال سے بہتر اور ظاہر قول ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تمہارا روزہ اس روز ہے جب تم روزہ رکھو، اور تمہاری عید الفطر اس دن ہے جس دن تم عید الفطر مناؤ، اور تمہاری عید الاضحی اس روز ہے جس دن تم قربانی کرو "

اسے ترمذی نے روایت کیا اور اسے حسن غریب کہا ہے، اور ابن ماجہ اور ابو داود نے بھی روایت کیا ہے لیکن صرف عید الفطر اور عید الاضحی کا ذکر کیا ہے.

اور امام ترمذی نے عبد اللہ بن جعفر عن عثمان بن محمد عن المقبری عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھو، اور عید الفطر اس روز ہے جس روز تم عید الفطر مناؤ، اور عید الاضحی اس روز ہے جس روز تم قربانی کرو "

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، امام ترمذی کا کہنا ہے: اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی شرح یہ کی ہے کہ:

اس کا معنی یہ ہے کہ: روزہ اور عید سب لوگوں کے ساتھ اور باجماعت ہو " انتہی.

ماخوذ از: مجموع الفتاوى (25 / 114).

انہوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ: اگر وہ اکیلا ہی ذوالحجہ کا چاند دیکھے تو علماء میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ وہ اکیلا ہی وقوف عرفات کر لے.

انہوں بیان کیا ہے کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ:

اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم کو چاند اور مہینہ کے ساتھ معلق کیا اور فرمایا ہے:

آپ سے چاندوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں، کہہ دیجئے یہ لوگوں کے لیے اوقات اور حج معلوم کرنے کا ذریعہ ہے
.

ہلال اسے کہتے ہیں جس کا اعلان اور اونچی آواز لگائی جائے، چنانچہ جب آسمان میں چاند نکلے اور لوگوں کا اس کا علم ہی نہ ہو اور لوگ اعلان نہ کریں تو وہ ہلال نہیں.

اور اسی طرح شہر (مہینہ) الشہرۃ یعنی شہرت سے ماخوذ ہے، چنانچہ اگر لوگوں کے مابین مشتہر نہ ہو تو مہینہ شروع نہیں ہوا، اکثر لوگ اس مسئلہ میں غلطی کر جاتے ہیں ان کا خیال ہوتا ہے کہ جب چاند آسمان میں طلوع ہو جائے تو یہ مہینہ کی پہلی رات ہے چاہے لوگوں کو اس کا علم ہو یا نہ اور وہ اس کا اعلان کریں یا نہ، حالانکہ ایسا نہیں.

بلکہ اس کا لوگوں کے لیے ظاہر ہونا اور لوگوں کا اعلان کرنا ضروری ہے اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" تمہارا روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھو، اور تمہاری عید الفطر اس دن ہے جس دن تم روزہ نہ رکھو اور عید الفطر مناؤ، اور عید الاضحی اس دن ہے جس روز تم قربانی کرو "

یعنی وہ دن جس کے متعلق تمہیں علم ہے کہ یہ دن روزے اور عید الفطر اور عید الاضحی کا دن ہے، چنانچہ اگر تمہیں اس کا علم ہی نہیں تو پھر اس پر حکم مرتب نہیں ہو گا. انتہی.

ماخوذ از: مجموع الفتاوى (25 / 202).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسی قول کا فتوی دیا ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوى الشیخ ابن باز (15 / 72).

اور حدیث:

" روزہ اس دن ہے جس دن تم روزہ رکھو ...... "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (561) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

فقہاء کے مذاہب کی تفصیل کے لیے آپ المغنی ابن قدامہ (3 / 47 ـ 49) اور المجموع للنووی (6 / 290) اور الموسوعة الفقهية (28 / 18) کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .